

شوہر کی موت کی خبر پر عورت کا دوسرے سے شادی کرنا کیسا؟

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی بیوی کو کوئی شخص خبر دے کہ تمہارا شوہر فوت ہو گیا ہے تو کیا اب وہ عورت دوسری شادی کرسکتی ہے اور ایک شخص کی اس خبر پر عمل کرسکتی ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ دوسری شادی کر لے اور اس کا پہلا شوہر واپس آجائے تو اب یہ کس شوہر کی بیوی ہوگی پہلے کی یا دوسرے کی؟

سائل: ایک بھائی فرام انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر شوہر کی موت کی خبر دینے والا ثقہ (قابل اعتماد) اور عادل ہے تو عورت کے لیے اس کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے یعنی وہ عورت شوہر کی موت کی عدت پوری کرنے بعد وہ دوسری شادی کرسکتی ہے۔ اور اگر وہ خبر دینے والا ثقہ عادل نہیں ہے تو عورت تحری (غور) کرے اگر اس کے دل میں اس کا صدق واقع ہوتو وہ اس کی خبر پر عمل کرسکتی ہے اور عدت پوری کرنے کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے۔ اور اگر یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں کہ نہ مخبر ثقہ ہے اور نہ ہی عورت کے دل میں اس مخبر کا صدق آتا ہے تو عورت کے لیے ایسی خبر پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ محیط برہانی میں ہے۔ "وَإِذَا غَابَ الرَّجُلُ عَنِ امْرَأَةٍ، فَأَتَاهَا مُسْلِمٌ عَدْلًا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَوْ مَاتَ عَنْهَا، فَلَهَا أَنْ تَعْتَدَ وَتَتَزَوَّجَ بِزَوْجٍ آخَرَ... وَإِنْ كَانَ الْمَخْبِرُ فَاسِقًا تَتَحَرَّى... ثُمَّ إِذَا أَخْبَرَهَا عَدْلٌ مُسْلِمٌ أَنَّهُ مَاتَ زَوْجَهَا إِنَّمَا تَعْتَمِدُ عَلَى خَبْرِهِ إِذَا قَالَ: عَايَنَهُ مَيِّتًا، وَقَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَتَهُ، أَمَا إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْبِرٌ؛ لَا يَعْتَمِدُ عَلَى خَبْرِهِ"

جب شوہر اپنی بیوی سے غائب ہو جائے اور کوئی عادل مسلمان اس عورت کو یہ اطلاع پہنچائے کہ اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دے ڈالی ہیں یا وہ وفات پا گیا ہے تو اس عورت کے لئے جائز ہے کہ عدت گزار کر کسی سے نکاح ثانی کر لے اور اگر خبر دینے والا فاسق اور غیر معتبر آدمی ہو تو غور و خوض کرے (اگر دل تصدیق کرے تو عدت گزار کر نکاح کر لے ورنہ نہیں) مگر وہ بھی اس صورت میں جبکہ وہ یوں اطلاع دے کہ میں نے خود اس کے شوہر کو مرا ہوا دیکھا ہے یا اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی ہے لیکن اگر وہ اس طرح اطلاع

نہیں دیتا بلکہ یوں کہتا ہے کہ مجھے بتانے والے نے بتایا تو اس صورت میں اس کی خبر ناقابل اعتماد خیال کی جائے۔

(محیط برہانی ج 5 ص 300 دار الکتب العلمیہ)

اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ نکاح پر فساد طاری کی خبر جبکہ اس کا کوئی معارض و منکر ظاہر نہ ہو تو دو شرطوں میں ایک کے ساتھ مقبول ہے یا تو مخبر ثقہ عادل ہو یا صاحب معاملہ جسے خبر دی گئی تحری کرے اور اس کے قلب میں اس کا صدق واقع ہو اور اگر نہ مخبر ثقہ نہ اس کے دل میں اس کا صدق آتا ہے تو ایسی خبر پر عمل ناروا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 23 ص 184)

اور اگر خبر دینے والے ثقہ آدمی کی خبر پر عمل کر کے عورت نے دوسرا نکاح کر لیا ہو تو پہلے شوہر کے واپس آنے پر وہ عورت پہلے شوہر کو ہی لوٹائی جائے گی وہ اس طرح کہ دوسرا شوہر اس سے متارکہ کرے گا اور متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا، یا چلی جا، یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے۔ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا۔

جیسا کہ درمختار میں ہے کہ "غَابَ عَنْ أَمْرَاتِهِ فَتَزَوَّجَتْ بِآخَرَ وَوَلَدَتْ أَوْلَادًا) ثُمَّ جَاءَ الزَّوْجُ الْأَوَّلُ" اس کے حاشیہ میں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ جو اولاد پیدا ہوئی ہے اس میں اختلاف علماء ہے کہ وہ پہلے کے لیے ہوگی یا دوسرے کے لیے مگر عورت پہلے شوہر کو ہی لوٹائی جائے گی اس پر سب کا اتفاق ہے۔

جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: وَإِنَّمَا وَضِعَ الْمَسْأَلَةُ فِي الْوَلَدِ إِذِ الْمَرْأَةُ تُرَدُّ إِلَى الْأَوَّلِ إِجْمَاعًا" اختلاف تو اولاد کے بارے میں ہے جبکہ عورت پہلے شوہر کو ہی لوٹائی جائے گی۔ (رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ج 2 ص 631)

اسی طرح فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ایک شخص بیوی کو چھوڑ کر غائب ہو گیا اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور اس سے اولاد ہو گئی پھر پہلا خاوند واپس آ گیا تو عورت پہلے خاوند کو بالاجماع واپس کی جائیگی۔

(فتاویٰ رضویہ ج 13 ص 343)

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 2-12-2017

A WOMAN MARRYING ANOTHER MAN UPON HEARING THE NEWS OF HER HUSBAND PASSING AWAY

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars and muftis of the noble Shari'ah say regarding the following matter; if someone informs a woman that her husband has passed away, can she perform *nikah* [marriage] with another man? Can she act upon the news from a single person or not? If she marries another man and then her first husband returns, then whose wife will she be – the first one's or the second one's?

Questioner: A brother from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

If the person who informed of her husband's death is *thiqah* (trustworthy) and *'adil* (just), it is permissible for her to act upon his news. The woman can marry another man after completing her *iddah* (waiting period). If the person who informs her is not *thiqah* and *'adil*, then she should perform *taharri* (ponder over it). If her heart inclines towards truthfulness of the news, she can act according to it. She can marry another man after completing her *iddah*. If these two conditions are not met, i.e. neither the informer is *thiqah*, nor her heart inclines towards truthfulness of the news, it is not permissible for her to act according to it.

It is mentioned in al-Muhit of al-Burhani:

وَإِذَا غَابَ الرَّجُلُ عَنِ امْرَأَةٍ، فَأَتَاهَا مُسْلِمٌ عَدْلٌ، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا أَوْ مَاتَ عَنْهَا، فَلَهَا أَنْ تَعْتَدَّ وَتَتَزَوَّجَ بِزَوْجٍ آخَرَ... وَإِنْ كَانَ الْمَخْبِرُ فَاسِقًا تَتَحَرَّى... ثُمَّ إِذَا أَخْبَرَهَا عَدْلٌ مُسْلِمٌ أَنَّهُ مَاتَ زَوْجَهَا إِنَّمَا تَعْتَمِدُ عَلَى خَبَرِهِ إِذَا قَالَ: عَايَنَهُ مَيِّتًا، وَقَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَتَهُ، أَمَا إِذَا قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْبِرٌ؛ لَا يَعْتَمِدُ عَلَى خَبَرِهِ

Translation: "When a man disappears from his wife and a just Muslim informs her that her husband has pronounced three *talaqs* (divorces) upon her, or he has passed away, then it is permissible for her to complete the *iddah* period and marry another man. If the informer is a *fasiq* (sinner) and not trustworthy, she should ponder over it (if her heart testifies to it, she can complete her *iddah* period and marry another man). The news is acted upon if the informer says, 'I have seen him dead myself' or 'I have attended his funeral prayer'. If the informer

says, ‘I have been informed by an informer’, then his news is not to be relied upon.” [Muhit Burhani, vol. 5, pg. 300]

Imam Ahmad Rida Khan (may Allah have mercy upon him) states: “The news of invalidation of *nikah*, provided that there is no opposite or nullifier for it, is acceptable in two scenarios, either the informer should be *thiqah* and ‘*adil*, or the heart of the one involved testifies to its truthfulness after doing *taharri*. The news is not to be acted upon if neither the informer is *thiqah* nor the heart testifies to its truthfulness.” [Fatawa Ridawiyah, vol. 23, pg. 184]

If the woman acts according to the news of a *thiqah* person and marries another man, and later her first husband returns, then she shall be returned to her first husband. This is done by the second husband abandoning her. Abandoning means to leave her. For example, he says, “I have left you”, or “Go away”, or “Do *nikah*”, or something similar to this. He can abandon her even by *talaq*.

It is mentioned in al-Durr al-Mukhtar:

غَابَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَتَزَوَّجَتْ بِآخَرَ وَوَلَدَتْ أَوْلَادًا) ثُمَّ جَاءَ الزَّوْجُ الْأَوَّلُ

Imam Ibn ‘Abidin al-Shami comments upon this by stating, “The scholars differ regarding the child born in such a case, whether it belongs to the first husband or the second one. However, the woman shall be returned to the first husband. All the scholars agree upon this.”

It is stated in Radd al-Muhtar:

وَإِنَّمَا وَضَعُ الْمَسْأَلَةِ فِي الْوَلَدِ إِذَا الْمَرْأَةُ تَرَدُّ إِلَى الْأَوَّلِ إِجْمَاعًا

Translation: “The difference of opinion is regarding the child. Whereas the woman shall be returned to the first husband.” [Radd al-Muhtar, vol. 2, pg. 631]

It is mentioned in al-Fatawa al-Ridawiyah: “A person left his wife and disappeared, and the woman married another man, and gave birth to a child. If the first husband returns, the woman shall be returned to him, according to consensus.” [Fatawa Ridawiyah, vol. 13, pg. 343]

والله اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri

Translated by the SeekersPath Team